روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۸ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۱۸ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۸۵

محبت اور ادب اطاعت کی بنیاد ھے

"سچی اطاعت ادب کے بغیر ممکن نہیں ۔ وہ کھوکھلی رسمی اطاعت کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو ہمیشہ اطاعت کرنے والے کے لئے خطرہ بنی رہتی ہے ۔ پس جب امیر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ محبت اور ادب کا تعلق قائم کرنا ضروری ہے ۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ اپنے بندوں کو کسی قسم کی ایذاء نہ پہنچنے دیتا اور ہر طرح سے عیش و آرام میں اُن کی زندگی بسر کرواتا۔ اُن کی زندگی شاہانہ زندگی ہوتی۔ ہر وقت اُن کے لئے عیش و طرب کے سامان مہیا کئے جاتے مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس میں بڑے اسرار اور راز نہاں ہوتے ہیں۔ دیکھو والدین کو اپنی لڑکی کیسی پیاری ہوتی ہے بلکہ اکثر لڑکوں کی نسبت زیادہ پیاری ہوتی ہے مگر ایک وقت آتا ہے کہ والدین اس کو اپنے سے الگ کر دیتے ہیں وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت کو دیکھنا بڑے جگر والوں کا کام ہوتا ہے۔ دونو طرف کی حالت ہی بڑی قابلِ رحم ہوتی ہے۔ قریباً چودہ پندرہ سال ایک جگہ رہے ہوئے ہوتے ہیں۔ آخر ان کی جدائی کا وقت نہایت ہی رقّت کا ہوتا ہے۔ اس جدائی کو بھی نادان بے رحمی کہہ دے تو بجا ہے مگر اس کی لڑکی میں بعض ایسے قویٰ ہوتے ہیں جس کا اظہار اس علیحدگی اور سسرال میں جا کر شوہر سے معاشرت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو طرفین کے لئے موجبِ برکت اور رحمت ہوتا ہے۔

یہی حال اہل اللہ کا ہے۔ ان لوگوں میں بعض خُلق ایسے پوشیدہ ہوتے ہیں کہ جب تک ان پر تکالیف اور شدائد نہ آویں ان کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب ودیارتھی نائب ناظر اصلاح و ارشاد وفات پا گئے

نہایت افسوس کے ساتھ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب ودیارتھی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مورخہ ۱۷/ دسمبر ۱۹۹۱ء کو صبح سوا آٹھ بجے وفات پا گئے۔ موصوف کو اوائل جوانی میں اپنی زندگی خدمتِ سلسلہ کے لئے وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور پہلے قادیان اور پھر ربوہ میں محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ نائب ناظر مال اور نائب ناظر اصلاح و ارشاد جیسے نمایاں اور اہم عہدوں پر خدمات کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں آپ کے صاحبزادے مکرم عبدالماجد شاہد صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ شامل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور بلند درجات سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ کا فضلِ عمر ہسپتال میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ فرماتے ہیں۔ میری اہلیہ امۃ الحی صاحبہ جو ۲۴ نومبر ۹۱ء سے دل کی تکلیف سے فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج رہیں مرض میں افاقہ ہونے کی وجہ سے ۱۴/ دسمبر کو گھر آ گئی ہیں
احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت بخشے

اپنے بچّوں کو بھی دُعائیں کرنے کے سلیقے سکھائیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"آج کل جماعت کو تمام دنیا میں جو ضرورتیں درپیش ہیں اور نئے نئے رستے ترقیات کے کھل رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نئے خطرات بھی پیدا ہو رہے ہیں ایک بڑی عظیم عالمی جد و جہد کی کیفیت ہے جس میں جماعت اس نئی صدی میں داخل ہوئی ہے اور روز بروز نئے میدان کھلتے رہیں گے اور نئے میدانوں میں ہمارے قدم آگے بڑھتے رہیں گے۔ اس لئے ابھی سے دعاؤں کی عادت خود بھی ڈالیں اور اپنے بچوں کو بھی دعاؤں کی اہمیت سمجھاتے رہیں اور دعائیں کرنے کے سلیقے سکھائیں اگلی نسل کو دعا پر قائم کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ ورنہ ہمارا اگلی نسلوں کے ساتھ سب سے زیادہ اہم پیوند کٹ جائے گا۔ سب سے زیادہ اہم پیوند جو ہم اگلی نسلوں کے ساتھ قائم کر سکتے ہیں وہ یہی دعا کرنے کا پیوند ہے۔ وہ پیوند جو دراصل تو خدا سے لگتا ہے۔ لیکن ہمارا آپس کا تعلق دعا کرنے والی نسل کے طور پر قائم رہنا چاہیئے اور ہماری ہر اگلی نسل اسی طرح دعاگو ہونی چاہیئے۔ اسی طرح دعا پر توکل رکھنے والی اور یقین رکھنے والی ہونی چاہیئے۔ جیسے ہمیں ہونا چاہیئے۔ یا ہماری پہلی نسلیں تھیں اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا جو فیض ہے۔ اس کا خلاصہ کبھی بھی ہماری نظر سے اوجھل نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کے تمام فیوض کا ملخص، آپکے سارے فیض کا منبع اور روح اور اس کا خلاصہ یہی ہے کہ آپ نے خود بھی دعاؤں کے گر سیکھے اور دعاؤں پر انحصار کیا اور جماعت احمدیہ کو بھی دعاؤں کے ذریعے ایک زندہ خدا کے ساتھ ایک ابدی زندہ تعلق رکھنے کا سلیقہ سکھا دیا۔ پس یہ اگلی نسل کا ہم پر حق ہے۔ جس طرح ہم نے پچھلی نسلوں کا پھل کھایا اور ان سے یہ تربیت حاصل کی اور ان سے اس فیض کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا ایک

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ فتح ۱۳۷۰ ہش ۱۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

معاشرہ میں پاک تبدیلی

حضرت امام جماعت الرابع۔ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"خدمت دین کی جس راہ پر ہم گامزن ہیں اس کا یہ تقاضا ہے کہ حرام تو حرام بعض حلال چیزیں بھی چھوڑ دیں تاکہ وہ معاشرہ پیدا کیا جا سکے جو ہمارے مقصد کے حصول میں ممد ہو۔ ہر ماحول میں ہر قسم کا پھل دار درخت نہیں لگا کرتا بعض جگہ بعض زمینوں میں بعض آب و ہوا میں بعض قسم کے پودے لگتے ہیں اور نشو و نما پاتے ہیں لیکن بعض دوسری قسم کی آب و ہوا میں وہی پودے چند دن بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔"

یہ مثال دے کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی اپنی ترقی کے لئے جس معاشرہ کی ضرورت ہے وہ تشکیل دینا چاہیئے۔ حضور کا یہ ارشاد نہ صرف ہمیں ذاتی نیکی کی طرف بلاتا ہے بلکہ ہمیں اس بات کی بھی تلقین کرتا ہے کہ ہمیں دوسروں کو بھی نیکی کی طرف مائل کرنا چاہیئے۔ ہمیں ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس میں نیکی کا درخت پھول پھل لا سکے اور جو پھیلتا چلا جائے اور اس کے سائے میں بہت سے لوگ آرام پا سکیں۔

اس سلسلہ میں انفرادی کوششیں بھی ضروری ہیں لیکن ان سے بڑھ کر اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے اور اجتماعی کوششیں ہی ایسی صورت میں زیادہ کامیاب ہوا کرتی ہیں۔ ان کا اثر وسیع بھی ہوتا ہے اور دیرپا بھی۔ اور ان کی بات مانی بھی آسانی سے جاتی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے اس کام کو سہل سے سہل تر بنانے کے لئے جماعت کو مختلف تنظیموں میں منظم فرما دیا۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماءاللہ۔ یہ سب تنظیمیں اپنی اپنی جگہ فعال ہیں۔ اور ان کی فعالیت کا مرکزی نقطہ معاشرہ کی بہبود ہے۔ یہ تنظیمیں جتنی زیادہ فعال ہوں اتنی ہی زیادہ معاشرے کی بہبود کی ضمانت ملتی ہے۔

ہمارا انفرادی فرض یہ ہے کہ ہم اپنے اپنے دائرہ کار میں ان تنظیموں سے بھرپور تعاون کریں۔ اور ان کے کام کو آگے بڑھائیں۔ ان کا کام دراصل ہمارا ہی کام ہے۔ اور درحقیقت ہم سب مل کر ہی ان تنظیموں کی تشکیل اور تقویت کا باعث بنتے ہیں۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ معاشرہ کو بہتر بنانے کے لئے ان تنظیموں سے بھرپور تعاون کریں۔

کسی کے پاؤں میں جوتا نہیں ہے
کوئی پاؤں کی نعمت سے ہے محروم
خداوندا یہ تیری بے نیازی
اسی کا نام ہم رکھتے ہیں مقسوم

ابو الاقبال

○

ساتھ دیتے ہیں جو ہر حال میں، اُن کے ہو لو
لوگ روتے ہیں تو دل کھول کے تم بھی رو لو

اشک نایاب ہیں اس دَور میں، خوں ہے ارزاں
خشک آنکھوں سے جو دھو سکتے ہو، چہرہ دھو لو

ایسا لگتا ہے کہ آتی ہے خلا سے آواز
مَیں ہوں رسیا مرے کانوں میں یہی رس گھولو

تول کر بات کو دیکھو کہ کرو یا نہ کرو
بات اتنی ہی نہیں ہے کہ تم اُس کو تولو

یہ الگ بات کہ چھاؤں نہ ملے تاروں کی
رتجگا کرتے ہو تم لوگ تو دن کو سو لو

لوگ تو پی کے بہک جاتے ہیں بازاروں میں
کنجِ تنہائی میں تم بھی کبھی پی کے ڈولو

میری پرواز کے مشتاق ہیں سب لوگ مگر
میرے باندھے ہوئے پَر بھی تو کبھی تم کھولو

مجھکو یوں زندۂ جاوید بنا سکتے ہو
میری نس نس میں اگر زہرِ ہلاہل گھولو

اپنے دامن کو گناہوں سے کرو تر لیکن
پھر اسی دامنِ تر سے کوئی عصیاں دھو لو

میری حد بست سے تم خود کو نہ محدود کرو
مَیں اگر بول نہیں سکتا، تو تم تو بولو

آج بدلے ہوئے حالات یہ کہتے ہیں نسیم
غیر کو اپنا بناتے ہوئے اُس کے ہو لو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ اگست ۱۹۴۰ء میں فرمایا۔

دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت کو تین حصوں میں منظم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ ایک حصہ اطفال احمدیہ کا یعنی ۱۵ سال تک کی عمر کے لڑکوں کا۔ ایک حصہ خدام الاحمدیہ کا یعنی ۱۶ سال سے ۴۰ سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا اور ایک حصہ انصار اللہ کا جو ۴۰ سال سے اوپر کے ہوں۔ خواہ کسی عمر کے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے لیکن وہ اس میں شامل نہیں ہوا اس نے ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا ہے جو ۴۰ سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ مگر مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ ایسے لوگ یا تو بالکل نہیں ہوں گے یا ایسے قلیل ہوں گے کہ ان قلیل کو کسی صورت میں بھی جماعت کے لئے کسی دھبہ یا بدنامی کا موجب قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ قلیل مستثنے اکسی جماعت کے لئے بدنامی کا موجب نہیں ہوا کرتے۔

ایک حسین انسان کسی خفیف جسمانی نقص کی وجہ سے مثلاً اگر اس کی انگلی پر مسہ نکلا ہوا ہو یا فرض کرو اس کی کمر پر کوئی داغ ہو بدصورت نہیں کہلا سکتا اور نہ مسے یا داغ کی وجہ سے اس کے حسن میں کوئی فرق آسکتا ہے۔ اگر ہم ایسے شخص کو حسین کہیں تو لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ تم نے اس بات کا استثناء نہیں کیا کہ اس کی کمر پر داغ ہے۔ یا اس بات کا استثناء نہیں کیا کہ اس کی انگلی کی پشت پر مسہ نکلا ہوا ہے۔ بے شک مسہ ایک نقص ہے بے شک داغ ایک نقص ہے لیکن ایسے مقام پر مسے یا داغ کا ہونا جہاں نظر نہ پڑ سکے یا خاص طور پر وہ حسن کو بگاڑ کر نہ رکھ دے حسن کے خلاف نہیں ہوتا۔ ایک شخص جس نے سال دو سال میں ایک دو دن کے لئے نزلہ ہو جاتا ہے۔ جب چھینکیں آنے لگ جاتی ہیں۔ اسے لوگ بیمار نہیں کہتے بلکہ تندرست ہی کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی جماعت میں منافقوں کی قلیل تعداد موجود ہو تو اس قلیل تعداد کی بناء پر وہ خراب نہیں کہلاتی۔

بے شک میں جماعت کو اور زیادہ پاک کرنے اسے روحانی ترقی کے میدان میں پہلے سے اور زیادہ قدم آگے بڑھانے اور اسے اپنے جسم پر سے معمولی سے معمولی دھبے اور داغ دور کرنے کی ہمیشہ تلقین کیا کرتا ہوں اور جماعت کو اپنے خطبات کے ذریعے ہمیشہ نصیحت کرتا رہتا ہوں مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ جماعت کے معتد بہ حصے میں نقص پائے جاتے ہیں یا جماعت ان کمزوروں کی وجہ سے بدنام سمجھی جا سکتی ہے معترضین کی نگاہ میں تو جماعت ہر وقت بدنام ہی ہوتی ہے اور جو شخص اعتراض کرنے پر ایک دفعہ تل جائے وہ بہانے بنا بنا کر اعتراض کیا کرتا ہے۔ مگر ان کی نگاہ میں جماعت کی جو بدنامی ہوتی ہے وہ شرفاء کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی پس جب میں کہتا ہوں کہ جماعت ان لوگوں کی وجہ سے بدنام نہیں ہو سکتی تو اس کے معنے صرف یہ ہوتے ہیں کہ شرفاء کے طبقہ میں جماعت بدنام نہیں ہو سکتی ورنہ مخالف کی نگاہ میں تو ہم ہمیشہ بدنام ہی ہیں۔ خواہ ہم میں بعض کمزور افراد ہوں یا نہ ہوں اور دراصل ایسے لوگوں کی نگاہ میں۔۔۔

پس میں ایسے شقی القلب لوگوں کا ذکر نہیں کرتا وہ انسانیت سے دور چلے گئے ہیں اور انسان انصاف کا دامن انہوں نے چھوڑ دیا میں شریف الطبع لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور کہتا ہوں ایسے لوگوں کی نگاہ میں چند منافقوں کے پائے جانے کی وجہ سے ہماری جماعت بدنام نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ دیکھ لو باوجود اس کے کہ ہماری جماعت میں بعض لوگ ایسے بھی موجود ہیں جو سست ہیں مگر پھر بھی غیر از جماعت شرفاء یہی کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سے بڑھ کر دین کی خدمت کرنے والی اور کوئی جماعت نہیں۔ اسی طرح احمدیوں میں بعض بے نماز بھی ہوتے ہیں مگر وہ نہیں کہتے کہ احمدیوں میں سے سو میں سے ایک بے نماز ہیں۔ بلکہ لوگوں کا سمجھدار اور شریف الطبع طبقہ یہی کہتا ہے کہ احمدی بڑے نمازی ہوتے ہیں۔ اسی طرح سارے احمدی تو باقاعدہ چندے نہیں دیتے کچھ لوگ سست بھی ہیں مگر تم شریف الطبع لوگوں سے یہی سنو گے کہ احمدی بڑا چندہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جماعت کی اکثریت نیکی پر قائم ہے اور وہ بعض افراد کی کمزوری کو دیکھ کر ساری جماعت پر الزام عائد نہیں کرتے مگر وہ لوگ جو اپنے اندر شرافت نہیں رکھتے۔ وہ کسی ایک کمزور احمدی کو دیکھ کر ہی کہنے لگ جاتے ہیں کہ احمدی بے نماز ہیں۔ یا احمدی چندہ دینے میں سست ہیں

بے شک ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کی ایسی تربیت کریں کہ اس میں ایک شخص بھی ایسا دکھائی نہ دے جو چندہ نہ دیتا ہو۔ اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے تمام افراد کو نماز کا پابند بنائیں اور اس قدر کوشش کریں کہ ایک بھی بے نماز نہ رہے اور اسی مقصد کے لئے میں اگر کوئی خطبہ پڑھوں اور جماعت کو بیدار کرنے اور اس کی قوت عملیہ میں حرکت پیدا کرنے کی کوشش کروں تو یہ کوئی معیوب بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے کیونکہ ایک خرابی بھی ہم میں کیوں موجود رہے۔ لیکن اس نیکی کو ۱۰۰ فیصدی مکمل کرنے کے لئے ہم اپنی طرف سے جو کوشش کریں اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ ہماری جماعت میں نیکی ہی نہیں نیکی تو موجود ہے۔ اور جماعت کی اکثریت میں موجود ہے مگر اسے تمام پہلوؤں سے مکمل کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وقتاً فوقتاً بعض کمزور لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی جائے۔ غیر از جماعت دوستوں سے ہی پوچھ کر دیکھ لو جہاں احمدی موجود ہیں وہ ان کے متعلق یہی رائے دیں گے کہ احمدی بڑے سچے ہوتے ہیں۔ احمدی بڑے نیک ہوتے ہیں۔ احمدی بڑے نمازی اور خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی کرنے والے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان احمدیوں میں کمزور بھی ہوتے ہیں لیکن شریف الطبع لوگوں کا یہی دستور ہے کہ وہ اکثریت کی نیکی کا ذکر کرتے ہیں اور بعض افراد کی کمزوری کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کا نمونہ ایسا ہی ہو گا اور جیسا کہ میرے پاس رپورٹیں پہنچ رہی ہیں ان میں سے غالب اکثریت نے اس تنظیم میں اپنے آپ کو شامل کر لیا ہے۔ لیکن میں دوستوں سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ محض ظاہری شمولیت کافی نہیں۔ جب تک وہ عملی رنگ میں کوئی کام نہ کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے عملی نمونہ سے یہ ثابت کر دیں گے کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی واحد جماعت آپ ہی ہیں۔ اور یہ ثبوت اسی طرح دیا جا سکتا ہے کہ آپ لوگ اپنے اوقات کی قربانی کریں اپنے مالوں کی قربانی کریں۔ اپنی جانوں کی قربانی کریں اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور احمدیت کی ترویج کے لئے دن رات کوشش کرتے رہیں۔ اگر ہم یہ نہیں کرتے محض اپنا نام لکھا دینا کافی سمجھتے ہیں تو ہم اپنے عمل سے خدا تعالیٰ کی محبت کا کوئی ثبوت نہیں دیتے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر فرماتے ہیں:۔

۱۹۲۳ء میں تحریک شدھی زوروں پر تھی۔ ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں ایک کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اور ہر طرف سے جماعت احمدیہ کو پکارا جاتا تھا۔ اس پکار میں "زمیندار" ایسا مخالف سلسلہ اخبار بھی شامل تھا۔

حضرت فضل عمر نے اس فتنے کے خلاف مہم شروع کی۔ تو چوہدری فتح محمد صاحب اس کے جرنیل مقرر ہوئے۔ کام نہایت مشکل تھا۔ ہزاروں مسلمان کہلانے والے اسلام سے منحرف ہو کر آریوں کی آغوش میں جا چکے تھے۔ اور لاکھوں جانے والے تھے۔ مجلس مشاورت قادیان میں ہوئی اور ہمارے اولوالعزم امام نے یہاں تک تعبیر کیا۔ کہ میری کل جماعت کی جائداد تخمیناً دو کروڑ روپیہ کی ہو گی۔ اگر ضرورت پڑی۔ تو یہ سب املاک و اموال خدا کی راہ میں وقف کرنے سے میں اور میری جماعت دریغ نہیں کریں گے۔

شہر آگرہ میں ایک کرایہ کی کوٹھی میں (مرکز) قائم ہوا۔ اس کے ایک حصے میں چوہدری صاحب بمعہ اہل و عیال مقیم تھے۔ دوسرے حصے میں مربیان جماعت آ کر ٹھہرتے۔ اور اپنے اپنے مقررہ مقام پر روانہ ہو جاتے سرکاری ملازم۔ زمیندار۔ تاجر۔ ٹھیکیدار وکیل۔ عہدیدار۔ علماء ہر طبقے کے احمدی والہانہ خدمتِ دین میں مصروف تھے۔

خاکسار نے دیکھا کہ چوہدری صاحب اپنے بچے صالح محمد کو گود میں لئے معمولی سے معمولی ملکانے کے ساتھ کھڑے ہوئے گھنٹوں گفتگو فرما رہے ہیں۔ یہ دلداری ایسی تھی۔ کہ ملکانے چوہدری صاحب سے مل کر ہی تسلی اور اطمینان پاتے تھے۔ چوہدری صاحب کا یہ تعہدِ حال ہمارے لئے خوشی اور تعجب کا موجب ہوتا تھا۔

کتاب برائے مطالعہ

ماہ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "تحفہ غزنویہ" مقرر ہے۔

مہتمم تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نور احمد منیر

نیل سے فرات تک

مشرق وسطی امن کانفرنس کے انعقاد کا ڈول ڈالنے والوں کے پس پردہ مقاصد کیا ہیں؟ کیا امریکہ کو سنجیدگی سے یہ احساس ہے کہ عربوں سے زیادتی ہوئی ہے اور ان کے حقوق اب انہیں ملنے چاہئیں لیکن اگر ایسا ہے تو پھر اس کا انعقاد اقوام متحدہ کی قراردادوں کی تکمیل کے لئے کیوں نہیں بنایا گیا؟ — کیا اس کے انعقاد کا مقصد عرب ملکوں سے اسرائیل کو تسلیم کرانا ہے مگر کس اسرائیل کو؟ جو امریکہ، روس، اور برطانیہ کی مدد سے ۱۹۴۸ء میں تقسیم فلسطین سے متعلق اقوام متحدہ کی قرارداد کے تحت قائم ہوا تھا یا اس کی موجودہ شکل میں جو عربوں کے علاقوں پر جارحانہ قبضہ کر کے اس نے اپنی آج بنالی ہے، باصل مقصد بالواسطہ انداز میں اسرائیل کے عظیم تر اسرائیل کے خواب کی تکمیل ہے — آج عالم عرب بلکہ عالم اسلام کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والے ہر ملک، ہر طبقے اور ہر مکتب خیال میں یہ موضوع زیر بحث ہے — افسوس کہ بڑی طاقتوں کے اب تک کے اسرائیل نواز اقدامات سے کسی خوش فہمی کو تقویت نہیں ملتی — آیئے قضیۂ فلسطین پر حقائق و شواہد کی روشنی میں نظر ڈال کر دیکھیں کہ کس تدبیر، تزویر اور تدریج سے یہود اس پر قابض ہونے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ہجرت کا قانون

فلسطین ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کا رقبہ متحدہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ سے بھی کم ہے ۱۹۱۷ء میں اس کی آبادی میں ۹۵ فی صد عرب تھے اور یہود کا حصہ صرف پانچ فی صد۔ جو فلسطین کے قدیم باشندے تھے۔ اور جو عرب اکثریتی آبادی کے ساتھ بڑی آزاد، مراعات یافتہ اور شیر و شکر زندگی گزار رہے تھے۔ برطانوی انتداب کے آغاز میں ہی یہودی گورنر سیموئیل نامی نے یہود کی غیر معمولی حوصلہ افزائی کی۔ اور یہودی مفادات کے پیش نظر ایسے قوانین بنائے گئے جن کا مقصد فلسطین کو یہود کا قومی وطن بنانا تھا چنانچہ یہود کو فلسطین میں آباد کرنے کے لئے "ہجرت کا قانون" بنایا گیا اور اس کے لئے کوٹا مقرر کیا گیا مگر چونکہ کوٹے کی نگرانی کرنے والے افسر خود یہودی تھے۔ یہود کی آمد ہمیشہ کوٹے سے بڑھ کر رہی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس ہجرت نے ریلے کی صورت اختیار کر لی اور یہود نے عربوں کی اراضی خریدنا شروع کر دیں۔ یہودی ایجنٹوں نے فلسطین کے مختلف علاقوں سے بڑی ہی ہوشیاری سے ناکارہ اور بنجر زمینیں خریدیں جنہیں آباد کرنے کے لئے آبادکاری کے پروگرام کو خوب وسعت دی گئی کچھ ہی عرصہ میں ان زمینوں کو باغات اور لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ "زرعی ترقیاتی فارم" بنائے گئے جن میں یہود کی رہائش کے لئے "فلیٹ سسٹم" پر آبادیاں قائم کی گئیں۔ تجارتی مراکز کھولے گئے۔ زرعی بنک قائم ہوئے اور وسیع پیمانے پر سڑکیں تعمیر کر کے ٹرانسپورٹ کا وسیع انتظام کیا گیا۔

ظاہر ہے آبادی کا تعلق کھیتی باڑی سے ہوتا ہے زراعت سے اقتصادیات و معاشیات میں اضافہ ہوتا ہے چنانچہ زراعت کے جدید وسائل کو بروئے کار لایا گیا۔ اب یہود کے ان زرعی مراکز میں عرب بطور مزدور کام کرتے تھے مگر پراپیگنڈہ یہ کیا جاتا تھا کہ یہ تمام زرعی سرگرمیاں مقامی آبادی کو خوشگوار اور مرفہ الحال بنانے کے لئے ہیں۔ مگر جوں جوں یہ منصوبے وسیع ہوتے گئے آنے والے یہود کے قدم جمتے چلے گئے۔ رفتہ رفتہ یہودی تاجروں اور بینکاروں نے درآمد برآمد کے مراکز قائم کر لئے۔ اور ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا ایک ایسا مستحکم نظام جاری کیا گیا جس کے سامنے برطانوی گورنمنٹ کا قائم کردہ ریلوے نظام کلیتہً ناکام ہو گیا ان سب تبدیلیوں اور ترقیوں کے نتیجہ میں یہودیوں کی آمد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔

عبرانی زبان یہودی تاریخ

تعلیمی اور ثقافتی یہودیت کو مضبوط بنانے کے لئے عبرانی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا گیا یہودی پریس قائم ہوا عبرانی میں اخبارات و رسائل شائع ہونے شروع ہو گئے جبکہ اس سے قبل ان کا نام و نشان نہ تھا۔ مدارس میں عبرانی زبان کی تدریس اور درسی کتب کا آغاز ہوا۔ عبرانی زبان کو زندگی بخشنے کے لئے مدرسوں اور کالجوں میں ان عمر رسیدہ یہودی سکالروں کو تعلیم و تدریس پر مامور کیا گیا جو یہاں ہجرت کر کے آئے تھے ان میں بعض آثار قدیمہ کے ماہر اساتذہ تھے اور انہیں یہودی تاریخ پر عبور حاصل تھا چنانچہ انہوں نے یہود کی نئی پود کے لئے ایسا لٹریچر تیار کیا جس نے اس کے خون میں یہودیت کے لئے عقیدت اور فدائیت بھر دی اب فلسطین کے اہم مقامات پر اور شہروں میں یہود کے اپنے مراکز قائم تھے جہاں وہ اکٹھے ہوتے تھے۔ اپنی بہبود اور ترقی کے وسائل پر غور کرتے تھے۔ نیز اپنے قومی اور مذہبی اجتماعات منعقد کرتے تھے رفتہ رفتہ تعلیمی اور ثقافتی اغراض کیلئے قائم کردہ یہ تنظیمیں اور مراکز جن کا قیام برطانوی انتداب کے زمانہ ہی میں شروع ہو گیا تھا انڈر گراؤنڈ گروپوں اور خفیہ تنظیموں میں ڈھلتے چلے گئے برطانوی گورنمنٹ نے بھی ان کی بالواسطہ انداز میں حوصلہ افزائی ہی کی چنانچہ ان کی پشت پناہی اور فروغ کیلئے یہودی سرکاری افسروں کا تقرر عمل میں لایا گیا

یہودی انقلاب کے بعد

"برطانوی انقلاب" یہود کے لئے ازحد مفید و کارآمد ثابت ہوا چنانچہ اس کے اختتام پر جب نام نہاد اسرائیل کے قیام کا اعلان ہوا تو یہود ہر لحاظ سے منظم اور مسلح تھے یہاں تک کہ یہودی خواتین بھی فوجی تربیت یافتہ تھیں۔ چنانچہ فوراً ہی فلسطین میں خونی فسادات کا آغاز ہو گیا۔ قتل و غارت عام ہو گئی جس کے نتیجے میں فلسطینیوں کو اپنا ملک چھوڑنا پڑا اور وہ بے خانمان و بے وطن ہو گئے۔ اب وہ یو این او کے رحم و کرم پر تھے۔ ان کی خوراک کا ذمہ اس عالمی ادارہ نے لے لیا۔ اب فلسطین کے اصل باشندے تو دوسری عرب حکومتوں کے صحراؤں اور میدانوں میں خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کر رہے تھے — اور ان کے اپنے گھروں اور اقامت گاہوں میں یورپ سے آئے ہوئے یہودیوں کو آباد کیا جا رہا تھا۔

۱۹۴۸ء میں اسرائیل کا قیام عمل میں آیا اور گزشتہ ۴۳ سالوں میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان چار خونریز جنگیں ہوئیں جن سے یہ مسئلہ حل ہونے کی بجائے اور الجھ گیا ہے اور اب تو اسرائیل ایٹمی طاقت بن چکا ہے۔ امریکہ شروع ہی سے اس کا پشت پناہ رہا ہے اسرائیل کا موجودہ اقتصادی اور دفاعی استحکام امریکہ ہی کی سرپرستی کے طفیل ہے وہ اقوام متحدہ میں بھی اس کے خلاف سلامتی کونسل کی طرف سے پاس ہونے والی ہر قرارداد کو "ویٹو" کرتا رہا ہے۔ فلسطینی بے وطن ہیں ان کے لئے کہیں جائے پناہ نہیں نہ ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار ہے کہ اپنا وطن دوبارہ حاصل کرنے کے لئے چھاپہ مار کارروائیاں کریں جس کے لئے وہ اب تن بہ تقدیر میدانِ مزاحمت میں اتر کھڑے ہوئے ہیں اور یہ ان کی تحریک "انتفاضہ" ہی کا ردِ عمل ہے کہ اسرائیل ایسے قانون بنا رہا ہے کہ اگر کسی عرب نے کسی یہودی پر پتھر بھی پھینکا تو اسے ہزاروں پونڈ جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

نیل سے فرات تک

مسئلہ فلسطین کا سب سے عجیب پہلو یہ ہے کہ اسرائیل نے اردن شام لبنان اور مصر کے جن سرحدی علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے وہ ان پر اپنے قبضے کو [illegible] قرار دیتا ہے جیسا کہ حال ہی میں اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ یہ علاقے اسرائیل کی ضرورت ہیں۔ اب جبکہ فلسطینیوں کی تحریک مزاحمت نے ایک حد تک بیرونی دنیا کو بیدار کر دیا ہے اور "خود اسرائیل" میں بھی اپوزیشن کا یہ مطالبہ ہے کہ اب امن قائم کیا جائے۔ امن کانفرنس برائے مشرق وسطی پر تمام امن پرستوں اور انصاف پسندوں کی نگاہیں جمی ہوئی ہیں لیکن افسوس کہ اب تک اس کے جو کوائف منظر عام پر آئے ہیں ان سے ایک غیر جانبدار مبصر سوائے اس کے کسی اور نتیجہ پر نہیں پہنچتا کہ اس کانفرنس کے ذریعہ — مقصد عربوں کو اسرائیل کو تسلیم کرنے پر آمادہ کرنا اور یہودیوں کے مزعومہ عظیم تر اسرائیل کی تشکیل کے لئے راہ ہموار کرنا ہے جس کا اعلان یہودیوں نے اپنی پارلیمنٹ کی دیوار پر ان الفاظ میں کندہ کر رکھا ہے کہ — "اسرائیل کی حدود نیل سے فرات تک ہیں"

بعض عالمی مبصرین کی رائے ہے اس کانفرنس کے نتیجہ میں یہودی سرمایہ عرب منڈیوں کو اپنی گرفت میں لے لے گا خلیج کے علاقوں میں جس کے لئے میدان ہموار ہو ہی چکا ہے۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

محلے میں جب کوئی عورت یا کسی فیملی کا کوئی فرد ان سے کوئی چیز لینے آتا تو ممانی جان نے کبھی بھی چہرے پر ناراضگی نہیں پیدا ہونے دی۔ بلکہ اُن سے ہمیشہ حسن سلوک کا برتاؤ کیا ان کے اس سلوک کی وجہ سے محلے میں سب ہی ان سے خوش تھے۔ طبیعت کی بے حد صابرہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی خاتون تھیں۔

ان چند سطور کے ذریعے خاکسار تمام افراد جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ میری ممانی جان کے لئے دعا کریں۔ ان کے درجات کو اللہ تعالیٰ بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو نیک صالح بنائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

حیرت انگیز اور عظیم الشان رشتہ قائم ہو گیا اسی طرح اگلی نسلوں کا ہم پر بھی حق ہے۔ اپنے بچوں پر رحم کریں اور ان کو آغاز ہی سے دعائیں کرنی سکھائیں۔ اور ان سے دعائیں کروائیں اور پھر دیکھیں کہ جب دعا کا پھل ان کو لگے گا تو ان کی کیفیت کیسے بدل جائے گی۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ر جنوری ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الف۔ ب۔ لندن) ایک خیالی انٹرویو

تلاش مسرت کی تگ و دو

ایک دن میں نے سوچا کہ آج میں بہت سی سہیلیوں، بہنوں اور استانیوں سے علاوہ چند اونچے درجہ کی خواتین سے ان کی خوشی یا خوشحال زندگی کے بارے میں پوچھوں اور اپنی بہنوں کو بتاؤں کہ خوشی کیا ہے؟ کیسے ملتی ہے اور آپ کیوں خوش نہیں ہیں؟ یہ سوچ کر میں نے اپنا فولڈر سنبھالا اور ہلکا سمر کوٹ پہنا اور خدا حافظ کہہ کر گھر سے نکلی ابھی تھوڑی ہی دور چلی ہوں گی کہ ایک عورت جسے میں نہ جانتی تھی اور نہ ہی کبھی دیکھا تھا۔ مجھے نظر آئی بڑی تیزی سے میرے قریب آ گئی اور کہنے لگی کہ "سناؤ کیا حال ہے تمہارا؟ بچے کیسے ہیں؟ کب آئی ہو اور کب جاؤ گی۔ دیکھو نا آج گرمی کسقدر ہے اور تم نے چھتری بھی نہیں لی۔ لو یہ میری چھتری لے لو میں تو عادی ہوں اس گرمی کی مگر تم تو سرد ملک سے آئی ہو کہیں بیمار نہ ہو جانا آخر تم ہماری مہمان ہو نا!"

یہ سب باتیں اور عمل وہ ایک سانس میں کہہ کر مجھے (BYE BYE) خدا حافظ کہہ کر آگے چل پڑی .... میں یہیں رک کر یہ نوٹ لکھنے پر مجبور ہو گئی کہ ابھی دنیا میں خلوص انسانی ہمدردی اور عمدہ اخلاق باقی ہیں اور کچھ لوگ اس زیور سے آراستہ بھی ہیں۔ اور آج کے پروگرام کے مطابق میں نے بھی چلنا شروع کر دیا بمشکل سڑک کے موڑ پر ہی پہنچی تھی کہ موٹر سائیکل پر سوار ہوا میں اڑتی ہوئی ایک نوجوان لڑکی میرے پاس آکر رک گئی اور بلا مبالغہ قہقہہ لگاتے ہوئے حال احوال پوچھنے لگی اور میرے اسطرح پیدل چلنے پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی کہ کیا کوئی پرابلم ہے آج جو پیدل چل رہی ہو مگر ساتھ ہی ساتھ اس کا مسکراتا اور کھلا ہوا چہرہ مجھے پوچھنے پر مجبور کر گیا کہ تم بتاؤ کہ آج اسقدر خوش ہو کیا بات ہے؟ جھٹ بولی میں تو روز ہی خوش ہوتی ہوں صرف میرا دل اداس رہتا ہے اور روتا ہے۔ لیکن چہرہ کبھی اداس نہیں ہوتا۔ پر جو دل کی بات سنی تو میرا تجسّس اور بڑھ گیا کہ بھلا اس خوبصورت نوجوان لڑکی کو کیا غم ہو گا۔ میرے اصرار پر اس نے بتایا کہ وہ اس دنیا میں اکیلی ہے والدین بچپن میں اللہ کو پیارے ہو گئے بھائی ایک تھا اس نے اپنی شادی خود ہی کر لی مگر مجھے بھول گیا اور آج اُسکے بیٹے کی سالگرہ ہے اور میں اس کے گھر پارٹی میں جا رہی ہوں اور وہاں خوشی میں قہقہے لگانے کی پریکٹس کرتے ہوئے جا رہی ہوں کہ تمام لوگ خوش ہو نگے۔ مجھے بھی ان کی طرح خوش ہونا چاہیئے گویا تازہ کی خوشی بناوٹی تھی چہرے پر چہرہ لگا رکھا تھا۔ مگر دل رو رہا تھا۔ ہاں بات جو ہو رہی ہے کہ آپ کتنے خوش ہیں چلتے چلتے ماسی سرداراں کا گھر آگیا اُس نے مجھے دیکھتے ہی دور سے آواز دی کہاں جا رہی ہو بہو رانی دوپہر کے کھانے کا وقت ہو رہا ہے میاں گھر آنے والا ہے اور تمہیں کھانا تیار کر کے اُس کے انتظار میں بیٹھنا چاہیئے تھا۔ اسی سے تو پیار، محبت اور "کھوسی" ملتی ہے میں نے پوچھا کہ ماسی کیا خوشی اسی بات میں ہے کہ عورت سارا دن بیٹھی گھر کے کام دھندے کرتی رہے؟ جھٹ کہنے لگیں ہاں ہاں ضرور "کھوسی" اس سے ملتی ہے دیکھو بہو میں ۸۰ سال کی ہو رہی ہوں میں نہ کبھی پریشان ہوتی ہوں اور نہ ہی کوئی غم یا اداسی کا سایہ مجھ پر پڑتا ہے۔ میں ہمیشہ خوش رہتی ہوں تم جاؤ جلدی گھر جاؤ ادھر کہاں میموں کی طرح بھاگی جا رہی ہو؟ کہیں دفتروں میں کام تو نہیں شروع کر دیا؟ گویا ماسی کے نزدیک گھریلو عورت ہی خوش رہ سکتی ہے۔ اپنا اپنا خیال ہے۔ میں یہ سب نوٹ کرتی ہوئی اپنی ڈگر پر چل پڑی بھوک بھی لگ تو رہی تھی مگر آج تو مجھے ایک ہی دھن سوار تھی کہ خوشی کا راز کیا ہے۔ اور خوشحال لوگوں کا پتہ لگانا ہے۔ اتنے میں اہل سنت والجماعت کی مسجد سے نماز ظہر کی اذان کی آواز سنائی دی اس پر میرے قدم کبھی آگے اور کبھی پیچھے جانے لگے کہ کیا کروں لوگ تو کھا پی کر اب اپنے رب کی عبادت، ذکر اور شکر کرنے کو آنے لگے ہیں میں کدھر جاؤں .... قدموں نے واپس جانے پر مجبور کیا واپسی پر گھر کے قریب کی نکر پر کسی کے قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی آواز سنائی دی۔ غور سے سنا تو پتہ چلا کہ بڑے میاں ہیں جو روزانہ پانچ وقت کی نماز خدا کے گھر میں ادا کرتے ہیں اور ہر نماز کے بعد تلاوت کلام پاک ان کا معمول ہے اور اسی میں اُن کو خوشی ملتی ہے بیٹے کہتے ہیں کہ لاکھ نئے نئے اور اعلیٰ سے اعلیٰ لباس ان کو لا کر دو مگر ہمارے ابا حضور نے وہی شیروانی اور ٹوپی پہن کر ہی باہر جانا ہے۔ اور اسی میں ان کی خوشی ہے مجھے بھی یہ دیکھتے ہوئے کہ روزانہ بڑے میاں کا ایک ہی لباس ہے۔ پورے بیس سال تو ہو گئے ہیں کہ کوئی تبدیلی نہیں آئی وہی مسکراتا چہرہ ہر ایک کو سلام کہنے میں پہل کرنے میں راستہ چلتے لوگوں کا حال احوال پوچھنا۔ بیماروں کی عیادت کرنا اور غریبوں کو سہارا دینا، دلاسہ دینا ان کی دن بھر کی مصروفیت تھا اور اور بڑے میاں اپنی زندگی سے پوری طرح مطمئن اور سرخرو دکھائی دیتے ہیں نہ فرض ہے نہ گھرداری کا فکر معمولی پنشن ملتی ہے۔ اور خوش باش زندگی کے دن گذار رہے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے ایک مثال اور اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اکثر عزیزوں اور دوستوں کے آنے جانے والوں کا بھی تانتا لگا رہتا ہے۔ اور ہر دل عزیز ہیں اور عجیب اتفاق کہ ان کا نام بھی عزیز دین ہے۔ مجھے بھی ان کی خوشی سے خوشی ہوتی ہے۔

دوپہر کا کھانا بقول ماسی سرداراں کے میاں کے ساتھ کھایا نماز ظہر کے ادا کرنے کے بعد جب یہ آفس چلے گئے مجھے پھر وہی خیال باہر جانے پر مجبور کرنے لگا کہ اتنے میں اچانک کسی نے میرے گھر کے دروازے پر لگی گھنٹی اس قدر زور سے بجائی کہ میرے منہ سے بے اختیار یہ نکلا یا اللہ خیر ہو اتنی گرمی میں کون اس وقت آیا ہے؟ دیکھا تو نگہت کھڑی ہے جو میری برسوں پرانی سہیلی تھی نہایت پراگندہ حالت میں کھڑی ساتھ میں ایک خوبصورت بچہ بھی ہے۔ اور میرے دروازہ کھولنے پر میرے گلے لگ کر لپٹ کر رونے لگی کہ خدارا تم نہ مجھے چھوڑنا۔ سب نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور میں اپنی زندگی سے تنگ آکر آج تمہارے پاس پناہ لینے آئی ہوں۔ ساری عمر میں سمجھتی رہی کہ میں دنیا کی خوش قسمت اور خوش حال ترین عورت ہوں اور حقیقت بھی تو یہی تھی کوئی دکھ نہ تھا مگر خوشیاں شاید دوسروں کے لئے ہوتی ہیں جو ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ مجھ سے تو سب کچھ چھن گیا ہے اُس نے اپنی کہانی مجھے میرے پوچھنے سے پہلے ہی درد بھری آواز میں کہہ ڈالی میں نے اُسے دوبارہ گلے لگاتے ہوئے اسکے آنسو پونچھے اور بیٹے کو پیار کیا اور کولڈ ڈرنک لاکر دی اور کہا کہ خوشی کی تو بہن بات ہی نہ کرو تم ابھی خوش ہو۔ خوش قسمت ہو۔ خدا نے تمہیں ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ عقل سمجھ دی ہے ساتھ میں بیٹا بھی قدرت کا انعام ہے کیا ہوا اگر سہیل نے تمہیں چھوڑ دیا اور دوسری شادی کر لی ہے۔ تم ایک پڑھی لکھی عورت ہو کام کاج کرنے کو تیار ہو تو میں ڈھونڈھ دوں گی۔ رہنے کے لئے فی الحال میرے ہاں ایک کمرہ خالی ہے ٹھہرو بڑی خوشی سے میں تمہارا ہر طرح خیال رکھوں گی۔ جب ہاتھ ذرا کھلا ہو گا تم کمرہ کرایے پر لے لینا بچہ سکول جائے گا تم اسکی نیک تربیت کرنا، لائق ہو گا بہو بھی اچھی ملے گی دونوں مل کر ایک ہی گھر میں رہنا۔ تمہاری زندگی پھر سے خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گی اس پر نگہت نے جو جواب مجھے دیا وہ پڑھ لیں کہ اری خوشیاں ڈھونڈنے والی .... سارے تمہاری طرح ہوتے تو یہ دنیا جنت ہی نہ بن گئی ہوتی تم تو ہر پہلو سے اچھا پہلو نکال کر اچھی راہ پر ڈال دینا چاہتی ہو اور تم خوشیوں سے سب کی جھولیاں بھر دینا چاہتی ہو نہ معلوم تم نے کیا سیکھا یا تمہارے ماں باپ نے سکھایا ہے؟ یہ کہتے ہوئے وہ ناراضگی کے موڈ میں اٹھ کر چلتی بنی اور میں اس کو جاتے ہوئے روک بھی نہ سکی کہ مجھے اسکے دکھ سے دکھ ضرور تھا۔ مگر سوائے دعا کے اسکے لئے کچھ نہ کر سکتی تھی خوشی پانے کے لئے قربانی دینی پڑتی ہے۔ کوشش کرنا پڑتی ہے، ہمت اور صبر و استقلال سے انہیں تلاش کرنا پڑتا ہے۔ خوشیاں تو اللہ تعالےٰ نے ہمارے ارد گرد بکھیر رکھی ہیں مگر اصل خوشی خدا کی عبادت۔ حقوق العباد اور اسکے انعامات پر شکر ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے ورنہ یہ دنیا تو دکھوں کا گہوارہ ہے۔ خدا ہمیں خوش رہنے کے سنہری اصول اپنانے کی توفیق عطا کرے۔

بقیہ صٓ ۶ سے آگے

لائف انشورنس سے ہو گا۔ جو لوگ ایسے اوقات ہیں جب کہ ان کی آمدنیاں بہت کم تھیں۔ حج نہیں کر سکے تھے۔ انہیں اس سکیم کے ذریعے حج کرنے کا موقع مل جائے گا۔ اور جہاں تک شدید بیماریوں کی سکیم کا سوال ہے۔ یہ بھی ایسے لوگوں کی مدد کر سکے گی۔ جنہیں شدید بیماریوں میں کہیں اور سے مدد نہ مل سکے۔

یاسر عرفات اور امن کانفرنس

تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے گذشتہ روز امریکہ کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ وہ اندھا دھند اسرائیل کی حمایت پر تلا ہوا ہے اور مشرق وسطیٰ امن کانفرنس میں اپنا غیر جانبدارانہ رویہ قائم نہیں رکھ سکا۔ جہاں تک دشمن اسرائیل کا تعلق ہے وہ نہ امن کا خواہاں ہے نہ عالمی طور پر اپنے تشخص کے اظہار کا۔ یہ بات انہوں نے فلسطینی انتفاضہ موومنٹ کی چوتھی سالگرہ کے موقعہ پر کہی۔ بد قسمتی سے اسرائیل اپنے امریکی حمایتی سے مدد بھی حاصل کرتا ہے اور اسطرح اپنے آپ کو امریکہ کا ایک بگڑا ہوا بچہ ثابت کرتا ہے۔

قائدین خدام الاحمدیہ

براہ کرم ۳۱ دسمبر تک ناخواندہ خدام کی فہرستیں مرکز میں بھجوا دیں

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون ۔ سین

کویت میں انتخابات

کویت میں ۱۹۹۲ء میں پارلیمانی انتخابات ہوں گے۔ ان انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کے لئے مغربی تعلیم یافتہ لوگوں نے اپنی ایک الگ پارٹی بنالی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم آزادی اظہار کے لئے لڑیں گے۔ اور ہم اس بات کا تقاضا کریں گے کہ لوگوں کو جمع ہونے کا موقعہ دیا جائے یعنی جلسے کرکے انتخاب کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی کے قیام کی بنیاد خلیج کی جنگ ہے اور جن لوگوں نے عراق کے خلاف اپنی کوششیں صرف کی تھیں اور اس وقت وہ لوگ زیر زمین تھے۔ اب ظاہر ہو کر کویت کی مکمل آزادی کے لئے مساعی بروئے کار لائیں گے۔ اب ہم پہلے سے زیادہ کھل کر کام کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس طرح بہت سے لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کر سکیں گے اور اپنی پارٹی کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جاسکے گا۔ یہ بات عبداللہ نفداوی نے کہی جو گذشتہ روز اس پارٹی کے سیکرٹری جنرل منتخب کئے گئے تھے۔

۱۹۶۲ء کا کویتی دستور نہ تو پولیٹیکل پارٹیاں بنانے کی اجازت کا ذکر کرتا ہے اور نہ ہی پارٹیاں بنانا ممنوع قرار دیتا ہے اس پارٹی والے کہتے ہیں کہ ہم خیال لوگوں کو اکٹھا کرنے کا یہ ایک ذریعہ ہے اور اس میں ہر قسم کے لوگ شامل ہو سکیں گے۔ اصل غرض سب کی شمولیت کی یہ ہونی چاہیئے کہ وہ کویت کی بھلائی چاہتے ہیں عرب کی کسی ریاست کے باشندے ہوں یا فلسطینی اگر وہ کویت میں قیام پذیر ہیں اور کویت کی بہتری کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس پارٹی میں شامل ہو سکیں گے اس پارٹی میں ایک عورت بھی شامل ہے جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آہستہ آہستہ عورتوں کو بھی سیاسی دائرے میں لانے کی کوشش کی جائے گی اور انہیں سیاست میں حصہ لینے کی اجازت ہو جائے گی۔

بنگلہ دیشی غیر ممالک میں قیدی

بنگلہ دیش میں نوکری دلانے کا جھانسہ دے کر لوگوں کو دوسرے ممالک میں بھیجنے کے لئے عام طور پر ۸ ہزار امریکی ڈالر کے قریب رقم وصول کی جاتی ہے کہا یہ جاتا ہے کہ انہیں فرانس، جاپان۔ تھائی لینڈ۔ جرمنی سنگاپور۔ سعودی عرب۔ آسٹریلیا۔ ہندوستان یا پاکستان میں ملازمت دلوا دی جائے گی۔ ان ممالک میں جا کر انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس تو داخلے کے مناسب کاغذات بھی نہیں ہیں۔ چنانچہ ملکی قانون کے مطابق انہیں حراست میں لے لیا جاتا ہے۔ اور اب بنگلہ دیش کے ایک روزنامہ "ڈیلی بنگلہ" نے بتایا ہے کہ بنگلہ دیش سے باہر اس وقت تقریباً ۴۰، ہزار بنگلہ دیشی قید خانوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور جن ممالک میں یہ لوگ قید خانوں میں زندگی گذار رہے ہیں ان کی تعداد تقریباً بیس ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صرف ملیشیا ہی میں بیس ہزار بنگلہ دیشی اس وقت قید میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب کے سب لوگ ایسے ہیں جن پر الزام یہ ہے کہ وہ بغیر درست کاغذات کے ملک میں داخل ہوئے ہیں اور چونکہ ہر ملک اس طرح داخل ہونے والوں کو حراست میں لے لیتا ہے اس لئے اس کے خلاف کچھ کیا بھی نہیں جاسکتا۔

ساتویں کانفرنس

چھٹی اسلامی چوٹی کانفرنس تو ڈاکار میں منعقد ہوئی۔ اب ساتویں کانفرنس کے لئے جدہ ریڈیو کے مطابق سعودی عرب نے درخواست کی ہے کہ وہ اس کانفرنس کا انعقاد سعودی عرب میں کریں۔ یہ درخواست مؤتمر عالم اسلامی اور مسلم ممالک سے کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ درخواست منظور کر لی گئی ہے۔ شہزادہ فیصل نے تجویز پیش کی ہے کہ ہر تین سال کے بعد اس کانفرنس کا منعقد کیا جانا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ شاہ فہد بن عبدالعزیز، شہزادہ فیصل کے مطابق اس کانفرنس میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مسلم ممالک کے سربراہ سعودی عرب تشریف لائیں اور مسلمانوں کے اتحاد کی علامت عالمی برادری کے سامنے آجائیں چھٹی کانفرنس جو ڈاکار میں منعقد ہوئی اس میں کشمیر اور افغانستان کے متعلق پاکستانی نمائندوں نے قراردادیں پیش کیں جو منظور ہوگئیں۔ اور اس طرح پاکستان کو موقعہ ملا کہ خاص طور پر ان دو مسائل کو عالمی برادری کے سامنے مزید اجاگر کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر افہام و تفہیم سے معاملات کا فیصلہ ہونا ہے تو سب سے بہتر طریق یہی ہے۔ کہ عالمی برادری کو اس بات پر مائل کیا جائے۔

یاد رفتگان ——— راغب ضیاء الحق۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور

مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ

زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن بعض عزیزوں اور رشتہ داروں کی اچانک وفات دل پر ایسا اثر کرتی ہے کہ کسی وقت بھی وہ واقعہ آنکھوں سے اوجھل ہونے نہیں پاتا۔ ابھی کل کی بات ہے کہ میری ممانی امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ ملک عبدالسمیع صاحب آف شیخوپورہ مورخہ ۶؍ستمبر ۱۹۹۱ء کو جرمنی میں ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی سے جاملیں میرے ماموں پچھلے سال بمعہ اہل و عیال جرمنی چلے گئے۔ وہاں ابھی گئے صرف ایک سال ہی ہوا تھا اور ابھی اپنے پاؤں پر یہ چھوٹا سا گھرانہ کھڑا بھی نہیں ہوا تھا کہ ممانی جان کی اچانک وفات ہوگئی۔ آپ کا جسد خاکی بذریعہ جہاز جرمنی سے لاہور لایا گیا۔ یہاں سے شیخوپورہ اور پھر ربوہ لایا گیا۔ جہاں بوجہ موصیہ ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شرائط وصیت پر حتی المقدور تادم آخر عمل پیرا رہیں۔

محترمہ ممانی جان مکرم و محترم ظفر الدین احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی بیٹی اور مکرم و محترم حکیم مرغوب اللہ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ کی بہو تھیں۔ ہمارے اس خاندان کا آبائی تعلق بھیرہ ضلع سرگودھا سے ہے۔ وہاں سے آپ شیخوپورہ آکر محلہ احمد پورہ (جہانگیر آباد) آباد ہوئے۔ آپ کا شیخوپورہ جماعت سے تعلق رہا۔ محترمہ ممانی جان نے مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ جماعت سے والہانہ محبت و عقیدت رکھنے والی خاتون تھیں قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ کرتی رہیں۔ خاندان حضرت اقدس سے دلی محبت رکھتی تھیں۔ جماعتی اجتماعات اور جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے شامل ہوتیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں برابر کی شریک ہوتیں۔ غریبوں کی حسب توفیق ضرور امداد کرتیں۔ کوئی سائل آپ کے دروازہ پر آتا تو اس کی ضرورت توفیق کے مطابق مدد کرتیں۔ دل کی بہت غنی تھیں۔ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں اور دو بیٹے دیئے۔ ایک بیٹا جب ۷ سال کا تھا۔ تو اچانک بجلی کا کرنٹ لگنے سے فوت ہوگیا اپنے اس نونہال بچے کی وفات پر محترمہ ممانی جان نے بڑے صبر کا نمونہ دکھایا۔

جماعت کے ذمہ دار عہدہ دار جماعت کے افراد یا مرکزی نمائندگان گھر تشریف لاتے تو ممانی جان ان کی بڑے عمدہ پیرائے میں مہمان نوازی کا حق ادا کرتیں۔ اور اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر ان کی تواضع کرتیں گویا مہمان نوازی کا جذبہ ان میں بہت تھا۔

باقی ص ۷ پر

کمپیوٹر اور ڈاکخانے

عام آدمی کے لئے تو ڈاک خانہ کا زیادہ سے زیادہ یہی کام ہے کہ وہ ٹکٹیں فروخت کرے اور آنے والی ڈاک تقسیم کرے اور جانے والی ڈاک بھی لے کر جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ڈاک خانے اس سے بہت زیادہ کچھ کرتے ہیں۔ اور چونکہ کام بہت سی اقسام پر مشتمل ہوتا ہے اور بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے اب یہ فیصلہ کیا جارہا ہے کہ ضلع کی سطح پر ڈاک خانوں کو کمپیوٹر کے ذریعے چلایا جائے۔ ایسا کرنے پر ۳ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اس کی آخری منظوری کیبنیٹ کی طرف سے دی جائے گی۔

ڈائریکٹر جنرل پاکستان پوسٹ آفس نے بتایا ہے کہ جب ان ڈاک خانوں کو کمپیوٹر کی سہولت میسر آجائے گی۔ تو ڈاک کی تقسیم، منی آرڈر کی تقسیم، پنشن کی ادائیگی۔ سیونگ سکیمز۔ پوسٹل لائف انشورنس وغیرہ میں خاصی آسانی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور غلطیوں کا امکان بھی کم ہو جائے گا۔ غلطیوں میں دیر سویر بھی شامل ہوسکتی ہے۔ جہاں تک ڈاک خانے کی انشورنس سکیم کا تعلق ہے۔ اس وقت اس کے پاس ۱۷ ارب روپیہ کا فنڈ موجود ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ منافع بخش ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ انشورنس اور سیونگس سکیم کے متعلق آپ کیا کہنا چاہیں گے تو انہوں نے کہا کہ لوگ اب اس کی طرف روز بروز زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل نے یہ بھی کہا کہ حج سکیم بھی جاری کی جارہی ہے اور شدید بیماری کی سکیم بھی۔ ان دونوں کا تعلق پوسٹل

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست "وقفِ نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

سفیر احمد ابن منیر احمد
احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ

سعدیہ نصیر ساجدہ بنت محمد نصیر خان
لاہور

سہیل احمد ابن خلیل احمد جاوید
احمد نگر ضلع جھنگ

شاہ زیب شوکت ابن فضل الرحمن شوکت
احمد نگر ضلع جھنگ

طلحہ منیس احمد ابن انیس احمد بھٹی
چک ۹۸ شمالی سرگودھا

نعمان احمد ابن کلیم اختر
ربوہ

نصرت جہاں بنت احمد دین
ربوہ

تسلیم احمد عکی طور ابن نذیر احمد ناصر
ہمبرگ جرمنی

سعید احمد ابن محمد افضل انور
ربوہ

نعیم الدین مبارک ابن ڈاکٹر محمد بشیر کھوکھر - ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

شاہد احمد ابن مسعود احمد درد
کراچی

سعود احمد سلیم ابن سلیم اختر ملک
واہ کینٹ

نعیم احمد ابن محمود احمد
لاہور

ناصر احمد ابن ظہور احمد سندھو
چک ۴۳ سرگودھا

وقار خالد ابن محمود احمد کاہلوں
نبی سر روڈ سندھ

وقار احمد ابن اللہ دکھا
ربوہ

وجاہت احمد فیاض ابن مبشر احمد فیاض
کراچی

ولید احمد ابن سلیمان
کنری سندھ

وقاص احمد ابن محمود احمد
کنری سندھ

وحید کامران ابن ماسٹر سعید احمد
کنری سندھ

وقاص احمد ابن میاں وسیم احمد
وزیر آباد

وقاص عمر ابن نعمت اللہ جاوید
چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا

وقاص منور ابن منور احمد
گوٹھ ۲۴، واٹر ضلع تھرپارکر سندھ

وقار احمد عتیق ابن مرزا شفیق بیگ
ربوہ

نصرت جہاں بنت احمد دین
ربوہ

نائلہ جبیں بنت محمد سلیم
ربوہ

نازیہ مبشر بنت مبشر احمد طاہر
گوجرہ

طاہر احمد ابن ناصر احمد
ڈھوو ضلع گجرات

طاہر احمد ابن منور احمد
پھیرو چچی سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ ملاوٹ کے خلاف حکومت کی ملک گیر مہم کے نتیجہ میں دودھ اور ڈبل روٹی نایاب ہو چکی ہیں۔ شیر خوار بچے بھی دودھ کے لئے بلک رہے ہیں۔ کریانہ کی دکانیں بھی نہ کھل سکیں۔ بیکرز نے بھی کاروبار بند رکھا۔ گوالوں کا مؤقف یہ ہے کہ چارہ مہنگا ہو چکا ہے۔ بلدیاتی اہلکاروں کو بھی رشوت دینا پڑتی ہے۔ اس لئے اگر ملاوٹ کو روکنا ہے تو دودھ کی قیمت بڑھائی جائے

○ اشیائے خوردنی اور دواؤں میں ملاوٹ کے خلاف ملک گیر مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ چاروں صوبائی حکومتوں نے چھاپوں کے لئے خصوصی سکواڈ قائم کر دیئے ہیں۔ ایسے مقدمات خصوصی عدالتوں میں چلائے جائیں گے۔ نشاندہی کرنے والوں کو بھی انعامات دیئے جائیں گے۔

○ آئندہ حج کے لئے نئی حج پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس پالیسی کے ماتحت حج پرواز کے کرایوں میں ۲۰ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جب کہ بحری سفر کے کرایوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ سپانسر شپ سکیم کے تحت کسی کے حج پر جانے کی کوئی پابندی نہیں۔

○ وفاقی وزیر مذہبی امور نے کہا ہے کہ ۱۸ سال سے کم عمر کے بچے حج پر نہیں جا سکیں گے۔ اسی طرح جن لوگوں پر حج فرض نہیں انہیں حج پر نہیں بھیجا جائے گا۔

○ جمعیت مشائخ پاکستان نے لاہور ہائیکورٹ میں ایک آئینی درخواست پیش کی ہے۔ اس درخواست میں کہا گیا ہے کہ شریعت ایکٹ خلاف اسلام ہے۔ اس لئے اسے آئین کے منافی اور ارکانِ اسمبلی کو نااہل قرار دیا جائے۔ اس درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ایکٹ منظور کرنے والے ارکان، سپیکر اور چیئرمین سینٹ کی حیثیت متنازعہ ہو چکی ہے۔

○ پاکستان اور بھارت کی سرحدی افواج کے کمانڈروں کا اجلاس سندھ راجستھان سرحد کے ساتھ کسی جگہ ہو گا اس اجلاس میں سرحدی صورتحال اور پانچ پاکستانی افسروں کی شکار کھیلتے ہوئے گرفتاری کا مسئلہ بھی زیر غور آئے گا۔

○ قصور پولیس نے پنجاب سندھ اور بلوچستان میں ڈاکوؤں کو اسلحہ سپلائی کرنے والے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا ہے اور ان کے قبضہ سے بھاری تعداد میں اسلحہ بھی برآمد کر لیا ہے۔

○ وینا حیات کیس میں کرائم برانچ کی تحقیقات آگے نہیں بڑھ سکی۔ کرائم برانچ اس وقت اندھیرے میں ہاتھ پیر مار رہی ہے۔ کیونکہ پولیس ترجمان کے مطابق بنگلہ سے اہم ثبوت غائب کر دیئے گئے ہیں۔ بیگم اقبال حیدر جو وینا حیات کی سہیلی ہیں ۳ تھیلوں میں سامان لے گئی ہیں اور ملازم غلام سرور بھی غائب ہو گیا ہے۔

○ صوبائی دارالحکومت لاہور پیر کے روز وینا کیس کے سلسلے میں بھوک ہڑتالیوں کی زد میں رہا۔ شاہراہ قائداعظم پر مختلف مقامات پر بھوک ہڑتالیوں کے چار کیمپ قائم کر لئے گئے۔ جس کے باعث وقفوں سے ٹریفک بھی جام ہوتا رہا۔ وینا حیات اور اسلام پورہ قتل کیس کے علاوہ بلدیاتی انتخابات کے خلاف مسیحی رہنماؤں نے بھی بھوک ہڑتال کی۔

○ پی۔ڈی۔اے پشتون خواہ ملّی عوامی پارٹی اور جمہوری وطن پارٹی وینا حیات کیس کے سلسلے میں ۱۹۔ دسمبر سے بلوچستان میں احتجاجی تحریک شروع کریں گی۔ ان کا اے۔پی۔سی سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ دیگر سیاسی پارٹیاں اپنے طور پر احتجاج کریں گی۔

○ سندھ ہائیکورٹ کے ایک ڈویژن بینچ نے آصف زرداری کو قرضوں کے کیس سے بری کرنے کے خلاف وفاقی حکومت کی درخواست کے سلسلے میں کہا ہے کہ "بریت" کے خلاف فیصلے پر نظر ثانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

○ وفاقی وزیر تعلیم فخر امام کے بھائی فیصل امام کو کلاشنکوف کے برسٹ مار کر زخمی کر دیا گیا۔ ان کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کروا دیا گیا ہے جہاں انکے دو آپریشن ہوئے۔

○ چنیوٹ کے قریب ایک بس نے سڑک ایک طرف بیٹھے ہوئے ۴ افراد کو کچل ڈالا۔ دو افراد جاں بحق ہو گئے جب کہ دو افراد کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

○ پنڈی بھٹیاں کے نواحی گاؤں ٹکلے کلاں میں سات مسلح افراد نے ڈاکہ مارا اور تین لاکھ روپے نقد۔ ۴۳ تولے سونا اور قیمتی پارچات لے کر فرار ہو گئے

○ ہری پور کے قریب دو ٹریفک حادثات میں ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ ریٹائرڈ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ "فرینڈز" پریشر گروپ کے طور پر کام نہیں کرے گی۔ بلکہ یہ فاؤنڈیشن حکمرانوں کے لئے صورتحال واضح کرنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے میں مدد دے گی۔

○ پی۔ڈی۔اے کے رہنما یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ بھٹو کی پھانسی کے لئے جنرل ضیاء کے ساتھ جنرل چشتی اور کرنل رفیع بھی ذمہ دار ہیں۔ اور بھٹو سے غلط الفاظ منسوب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھٹو کی پھانسی میں میرا ہاتھ ہوتا تو مجھے دوبارہ اٹارنی جنرل نہ بنایا جاتا۔

○ پنجاب ہائی کورٹ کے حکم پر تھانہ میلسی سے پانچ افراد کو برآمد کر لیا گیا۔ ان کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ حراست غیر قانونی تھی۔ تھانہ کے روزنامچہ میں بھی تضاد ہے۔ یہ باتیں عدالت عالیہ نے کہی ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ مصر کا بحری جہاز "سالم ایکسپریس"، جو اتوار کی صبح کو بحیرہ احمر میں ڈوب گیا تھا اس کے صرف ۱۷۸ افراد کو بچایا جا سکا ہے۔ ۴۷۱ مسافر ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ جہاز مقررہ راستہ سے ہٹ کر نوکیلی چٹان سے ٹکرا گیا تھا۔

○ سوویٹ سٹیٹ بنک کے دیوالیہ ہو جانے کے بعد خدشہ ہے کہ اس ماہ ماسکو میں ساڑھے تین کروڑ ملازمین کو تنخواہ نہیں مل سکے گی

○ جمہوریہ قازقستان نے بھی اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔

○ سری لنکا کے مشرقی علاقہ میں بارشوں سے دس ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ مکانات۔ سڑکوں اور فصلوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے یوگوسلاویہ میں امن کی نگرانی کے لئے ایک وفد تشکیل دیا ہے۔

○ سوویت جمہوریاؤں کے درمیان فوج کی تعداد اور ان کے اختیارات پر اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ دولت مشترکہ میں شامل ہونے والی جمہوریاؤں نے فوج میں برابر کا حصہ طلب کیا ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر نے سوویت جمہوریاؤں کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ وہ رشین فیڈریشن کے علاوہ قازقستان۔ بائلو رشیا۔ کرغیزیا اور یوکرائن بھی جائیں گے۔

○ جنوبی لندن میں ریلوے لائن کے قریب بم کا دھماکہ ہوا۔ تاہم کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

○ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر چین کے دس روزہ دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔

ضرورت ڈرائیور

ایسے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو ٹریکٹر۔ پک اپ (پرائیویٹ) چلا سکے ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ دیہی علاقہ میں رہنا ہو گا امیر حلقہ کی تصدیق ضروری ہے

رابطہ

چوہدری منور حفیظ سلہری فون ۰۴۳۴۴ ۲۰۰۴

مڑارہ خاص تحصیل و ضلع نارووال

قالین بنانے والے دوست متوجہ ہوں

ایسے دوست جو چھوٹے پیمانہ پر سوتری قالین ۱۶/۱۹ کوالٹی بناتے ہوں۔ اچھے ریٹوں پر آرڈر پہ قالین تیار کرنے کیلئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں

(چوہدری) منور حفیظ معرفت عباس کارپوریشن

۱۷۔ عابد مجید روڈ

لاہور۔ کینٹ

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پتہ